بسم اللہ الرحمن الرحیم

فون نمبر ۹م

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء ۔ عسیٰ ان یبعثک ربک مقاما محمودا

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم یکشنبہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۵/۲۰	۱۳ صلح ۱۳۴۵ ہش ۔ ۲۰ رمضان المبارک ۱۳۸۵ھ ۱۳ جنوری ۱۹۶۶ء	نمبر ۱۱

اخبار احمدیہ

ربوہ ۱۲ جنوری ۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے ۔ الحمد للہ

وقف جدید کے وعدے جلد بھجوائیں

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا پیغام احباب جماعت کے نام شائع ہو چکا ہے ۔ تمام سیکرٹریان وقف جدید اپنی اپنی جماعتوں کے جملہ احباب کے وعدے برائے چندہ سال نہم جلد ارسال فرما کر عند اللہ ماجور ہوں ۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

(ناظم مال وقف جدید)

درخواست دعا

مکرم مولوی محمد صدیق صاحب امرتسری مبلغ سنگاپور نے اطلاع دی ہے کہ سنگاپور کی مسجد احمدیہ کے بیرونی حصہ میں فرش کی ضرورت تھی ۔ رمضان المبارک کے شروع میں مکرم وارتم بن مارتھا اور مکرم ہمزہ بن محمد سعید صاحب نے ۵۰۰ ڈالر کی رقم خرچ کر کے اس ضرورت کو پورا کر دیا ۔ اسی طرح ایک احمدی بہن جمیلہ محمد علی صاحبہ نے ۱۵۰ ڈالر کی زنگین صفیں مسجد کے لئے فراہم کیں ۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو اپنے فضلوں سے نوازے اور مزید خدمات دینیہ کی توفیق بخشے ۔ آمین

(سیکرٹری وکیل التبشیر ربوہ)

سامان برائے مہاجرین

احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ مہاجرین کی طرف سے لحاف بستر اور پہننے کے کپڑوں کی برابر مانگ آ رہی ہے ۔ اب تک جو سامان احباب کی طرف سے نظارت کو موصول ہوا تھا وہ تقسیم ہو چکا ہے ۔ سردی کی شدت کے پیش نظر درخواست ہے کہ زیادہ سے زیادہ سامان احباب جو بھجوا سکتے ہوں نظارت ہذا کو بھجوا دیں ۔ تاکہ مستحقین میں تقسیم کیا جا سکے ۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

(ناظر امور عامہ)

مصباح کا سیرت نمبر

جن بہنوں کو جنوری کا مصباح مل گیا ہے لیکن سیرت حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نمبر نہیں ملا ۔ ان کی اطلاع کے لئے عرض ہے کہ ان کے پرچے مصباح کا چندہ ختم ہونے کی وجہ سے بغرض وی پی روک لئے گئے ہیں ۔ جو عنقریب پوسٹ کر دیئے جائیں گے ۔

(مدیرہ)

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

ہر بات اور ہر فعل میں اللہ تعالیٰ کو نصب العین بنانا چاہیئے

ورنہ انسان خدا کی قبولیت کے لائق ہرگز نہیں ٹھہر سکتا

"انسان کو چاہیئے کہ حسنات کا پلہ بھاری رکھے مگر جہاں تک دیکھا جاتا ہے اس کی مصروفیت اس قدر دنیا میں ہے کہ یہ پلہ بھاری ہوتا نظر نہیں آتا ۔ رات دن اسی فکر میں ہے کہ فلاں کام دنیا کا ہو جاوے فلاں زمین مل جاوے ۔ فلاں مکان بن جاوے ۔ حالانکہ اسے چاہیئے کہ اُو کاریں بھی دین کا پلڑا دنیا کے پلڑے سے بھاری رکھے ۔ اگر کوئی شخص رات دن نماز روزہ میں مصروف ہے تو یہ بھی اس کے کام ہرگز نہیں آ سکتا جب تک کہ خدا تعالیٰ کو اس نے مقدم نہیں رکھا ہوا ۔ ہر بات اور ہر فعل میں اللہ تعالیٰ کو نصب العین بنانا چاہیئے ۔ ورنہ خدا کی قبولیت کے لائق ہرگز نہیں ٹھہرے گا ۔ دُنیا کا ایک بُت ہوتا ہے جو کہ ہر وقت انسان کی بغل میں ہوتا ہے ۔ اگر وہ مقابلہ اور موازنہ کر کے دیکھے گا تو اسے معلوم ہو گا کہ کس طرح نمائش اس نے دنیا کے لئے ہی بنا رکھی ہے اور دین کا پہلو بہت کمزور ہے حالانکہ عمر کا اعتبار نہیں اور نہ علم ہے کہ اس نے ایک پل کے بعد زندہ بھی رہنا ہے کہ نہیں شیخ سعدی نے کیا عمدہ فرمایا ہے

"مکن تکیہ بر عمر ناپائیدار"

اس وقت جس قدر لوگ کھڑے ہیں کون کہہ سکتا ہے کہ ایک سال تک ان میں سے میں ضرور زندہ رہونگا لیکن اگر خدا کی طرف سے علم ہو جاوے کہ اب زندگی ختم ہے تو ابھی سب ارادے باطل ہو جاتے ہیں پس خوب یاد رکھو کہ مومن کو دنیا کا بندہ نہ ہونا چاہیئے ۔ ہمیشہ اس امر میں کوشاں رہنا چاہیئے کہ کوئی بھلائی اس کے ہاتھ سے ہو جاوے ۔ خدا تعالیٰ بڑا رحیم و کریم ہے اور اس کا ہرگز یہ منشا نہیں ہے کہ تم دُکھ پاؤ ۔ لیکن خوب یاد رکھو کہ جو اس سے عمداً دُوری اختیار کرتا ہے اس پر اس کا قہر ضرور ہوتا ہے ۔"

(تقریر حضرت اقدس ۲۹ دسمبر ۱۹۰۴ء)

مسعود احمد صاحب دہلوی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۱۳ جنوری ۱۹۶۶ء

تمکن فی الارض ..... ایک پیشگوئی

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کا خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۰ دسمبر ۱۹۶۵ء جو الفضل کی اشاعت ۹ جنوری ۱۹۶۶ء میں شائع ہوا ہے احباب نے پڑھ لیا ہے۔ یہ خطبہ دراصل تاریخ احمدیت میں ایک سنگ میل کی حیثیت رکھتا ہے۔ اس میں حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے جماعت کو ایک خوشخبری سنائی ہے۔ جو مندرجہ ذیل عبارت میں بیان کی گئی ہے۔

"میں جماعت کو یہ بھی بتانا چاہتا ہوں کہ آئندہ پچیس تیس سال جماعت احمدیہ کے لئے نہایت ہی اہم ہیں کیونکہ دنیا میں ایک روحانی انقلاب عظیم پیدا ہونے والا ہے۔ میں نہیں کہہ سکتا کہ وہ کونسی خوش بخت قومیں ہوں گی جو ساری کی ساری یا ان کی اکثریت احمدیت میں داخل ہو گی۔ وہ افریقہ میں ہونگی یا جزائر میں یا دوسرے علاقوں میں۔ لیکن میں پورے وثوق اور یقین کے ساتھ آپ کو کہہ سکتا ہوں کہ وہ دن دور نہیں کہ جب دنیا میں ایسے ممالک اور علاقے پائے جائیں گے جہاں کی اکثریت احمدیت قبول کرلے گی اور وہاں کی حکومت احمدیت کے ہاتھ میں ہوگی۔" (الفضل ۹ جنوری ۱۹۶۶ء)

یہ پیشگوئی ہے جو انشاء اللہ ضرور پوری ہو کر رہے گی۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اللہ تعالےٰ کے حکم سے جماعت احمدیہ کو اسی لئے کھڑا کیا ہے کہ اسلام کی نشاۃ ثانیہ جس کے لئے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام مبعوث ہوئے ہیں اور جس کی زبردست پیشگوئیاں سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی احادیث میں موجود ہیں جلد از جلد پایۂ تکمیل کو پہنچے۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالےٰ کی طرف سے جماعت احمدیہ کے ارکان کے دلوں میں قربانیوں کا بیکراں جوش بھر دیا گیا ہے۔ جن کو دیکھ کر ساری دنیا حیرت زدہ ہے۔ چنانچہ ایک مصری اخبار کے الفاظ میں اشاعت اسلام کا جو معجزانہ کام جماعت احمدیہ ایسی چھوٹی سی جماعت نے کم سے کم عرصہ میں کر کے دکھایا ہے وہ تمام دنیا کے مسلمانوں کے سواد اعظم سے بھی ممکن نہیں ہو سکا اور نہ ہو سکتا ہے خواہ وہ کتنا ہی زور لگا لیں۔

الغرض جماعت احمدیہ ایک عظیم معجزہ سے کھڑی ہوئی ہے۔ اس لئے اس کا کام بھی اللہ تعالےٰ کی رضا کے مطابق عظیم الشان معجزہ کی حیثیت رکھتا ہے۔ لہٰذا جو پیشگوئی سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے جماعت کی قریبی مستقبل میں ترقی کے متعلق کی ہے۔ وہ انشاء اللہ ضرور پوری ہو کر رہے گی اور ہم میں سے بہت لوگ موجود ہوں گے جو اس پیشگوئی کو پورا ہوتے ہوئے اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں گے

یہ ایک ایسی حقیقت ہے جس پر ہر احمدی کا ایمان ہے۔ تاہم اس میں جماعت کے لئے یہ بھی اشارہ موجود ہے کہ ہمیں انفرادی اور اجتماعی لحاظ سے اپنے مفوضہ کام کی رفتار کو پہلے سے بھی کئی گنا تیز کر دینا چاہیئے۔ اور اسی نسبت سے کئی گنا قربانیاں بھی پیش کرنی ہوں گی۔ اللہ تعالےٰ کی یہی سنت ہے کہ جب کوئی قوم بیدار ہوتی ہے۔ تو اللہ تعالےٰ خود اس کی مدد کے لئے آتا ہے اور اپنے فرشتوں کو بھیجتا ہے کہ وہ زمین پر اتر کر اس قوم کی مدد کریں۔ جو اس کے دین کو بلند کرنے کے لئے اپنے جان و مال کی قربانی دے رہی ہے۔

بات یہ ہے کہ اصل کام تو اللہ تعالےٰ ہی کرتا ہے۔ مگر ایسا وہ اسی وقت کرتا ہے۔ جب انسان اپنی پوری طاقتیں اس کام کی تکمیل کے لئے خرچ کر دیں۔ یہ دراصل اللہ تعالےٰ کا انعام ہوتا ہے جو وہ کسی قوم کو اس کے ایمان کی وجہ سے عطا کرتا ہے جیسا کہ اس نے فرمایا۔

وعد اللہ الذین امنوا منکم وعملوا الصالحات لیستخلفنھم فی الارض کما استخلف الذین من قبلھم ولیمکنن لھم دینھم الذی ارتضی لھم ولیبدلنھم من بعد خوفھم امناً۔ (سورۃ نور)

اللہ (تعالےٰ) نے تم میں سے ایمان لانے والوں اور مناسب حال عمل کرنے والوں سے وعدہ کیا ہے۔ کہ وہ ان کو زمین میں خلیفہ بنا دے گا جس طرح ان سے پہلے لوگوں کو خلیفہ بنا دیا تھا اور جو دین اس نے ان کے لئے پسند کیا ہے وہ ان کے لئے اسے مضبوطی سے قائم کر دے گا۔ اور ان کے خوف کی حالت کے بعد وہ ان کے لئے امن کی حالت تبدیل کر دے گا۔

اس آیہ کریمہ میں انعام قیام خلافت ہے جس کے نتیجہ میں تمکن فی الارض ملتا ہے اور خوف امن سے تبدیل ہو جاتا ہے۔ اس آیہ کریمہ میں اللہ تعالےٰ نے بتایا ہے کہ خلافت کا انعام ان لوگوں کو ملتا ہے۔ جو اس پر ایمان رکھتے ہوں۔ اور اس کے مناسب حال اعمال بجا لاتے ہوں۔ جب یہ انعام حاصل ہو جائے تو اس کے لئے ضروری ہے کہ ہم عبادت کریں اور شرک کے نزدیک بھی نہ جائیں۔ اور جیسا کہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے۔

واقیموا الصلوٰۃ واتوا الزکوٰۃ واطیعوا الرسول

نمازیں قائم کرتے اور زکوٰت دیتے ہیں اور رسول کی اطاعت کرتے ہیں آگے فرمایا

لعلکم ترحمون

تاکہ تم پر رحم کیا جاوے۔ الغرض اس انعام کو حاصل کرنے اور اس کے قیام و استحکام کے لئے ہمیں اللہ تعالےٰ کی رضا کے مطابق اعمال بجا لانے لازمی ہیں۔ اور جب یہ انعام حاصل ہو جائے۔ تو ہمیں مغرور نہیں ہو جانا چاہیئے بلکہ صبر اختیار کرنا چاہیئے۔ جیسا کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے۔

"ولربک فاصبر خدا تعالےٰ فرماتا ہے کہ جب میں تمہیں ان نعمتوں سے نوازوں تو تمہارا فرض ہوگا کہ تم بنی نوع انسان سے نرمی اور محبت کا سلوک کرو۔ اور ان کی ایذا دہی کو خدا کی خاطر سہہ لو۔ اگر ان کے منہ سے سخت کلمات نکلیں۔ اور اگر وہ بیہودہ حرکتیں کریں۔ اگر وہ تمہیں چڑائیں تو باوجود اس کے کہ تم انہیں اپنی طاقت سے خاموش کرا سکتے ہو اور انہیں بیہودہ حرکتوں سے باز رکھ سکتے ہو۔ ہم تمہیں یہی کہتے ہیں کہ ہماری رضا کی خاطر صبر سے کام لینا اور ان پر سختی نہ کرنا۔ پس

— اپنے رب کو خوش کرنے کے لئے

— اس کی برکات کے حصول کے لئے

— اس کی رحمتوں کو جذب کرنے کے لئے

ضروری ہے کہ تم صبر سے کام لو۔ ٹھٹھے کے مقابلہ میں ٹھٹھا اور ہنسی کے مقابلہ میں ہنسی اور ظلم کے مقابلہ میں ظلم نہ کرو۔" (الفضل ۹ جنوری ۱۹۶۶ء)

پھر حضور ایدہ اللہ تعالےٰ فرماتے ہیں:۔

"وہ زمانہ چونکہ قریب ہے اس لئے میں آپ کو پھر تاکید سے کہتا ہوں کہ جب کسی قوم پر اس قسم کی عظیم نعمتیں نازل ہو رہی ہیں۔ تو اس قوم کو بھی ایک عظیم قربانی دینی پڑتی ہے۔ پس اپنے نفسوں کو اس قربانی کے لئے تیار کرو۔ اپنی طبیعتوں کو اس طرف مائل کرو۔ کہ ہم

— احمدیت کے لئے

— اسلام کے لئے

— محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی محبت دلوں میں گاڑنے کے لئے

— خدائے قادر و توانا کے جلال اور عظمت کو دنیا میں قائم کرنے کے لئے کسی قربانی سے بھی دریغ نہیں کریں گے۔

ہماری جانیں ہمارے مال اور ہماری عزتیں سب خدا کے لئے ہیں۔ اور خدا کی راہ میں قربان ہونے کے لئے تیار ہیں۔

اگر ہماری جماعت ایثار اور فدائیت کا یہ نمونہ دکھائے تو اللہ تعالےٰ اس جماعت کو دین و دنیا کی حسنات سے کچھ اس طرح نوازے گا۔ کہ دنیا کے لئے قرون اولیٰ کی یاد تازہ ہو جائے گی۔"

(الفضل ۹ جنوری ۱۹۶۶ء صہ)

مغربی تہذیب کا بڑھتا ہوا اثر
اور
جماعتِ احمدیّہ کی ذمّہ داریاں

تقریر محترم جناب مرزا عبدالحق صاحب ایڈووکیٹ - بر موقع جلسہ سالانہ ۱۹۶۵ء

(قسط ۵)

ہماری ذمّہ داری

اب رہا یہ سوال کہ اس بارہ میں ہماری ذمہ داری کیا ہے۔ وہ ذمّہ داری یہی ہے کہ ہم اپنے رب کے بتائے ہوئے طریقوں کے مطابق تقوٰے اختیار کریں اور اپنے نفس کی تہذیب کریں اور پھر اس کے ساتھ اس گندی تہذیب کو مٹائیں اور اس کی جگہ اللہ تعالیٰ کی پسندیدہ تہذیب کو قائم کریں۔ ہمارے سامنے دو واضح راستے ہیں۔ ایک وہ جو مغربی اقوام نے اختیار کیا یعنی الّذین ضلّ سعیھم فی الحیٰوۃ الدنیا والا راستہ کہ ان کی تمام تر کوششیں دنیا کے کاموں تک محدود رہ گئیں اور انہوں نے آخرت کو کلیتہً فراموش کر دیا۔ دوسرا وہ صراطِ مستقیم جس پر خدا کے نبی چلے اور انہوں نے دنیا اور آخرت دونوں میں فلاح پائی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

لنا دینٌ و دنیا للنصارٰی
ومقت الذّرتین من العیان

یعنی ہمارے لئے دین ہے اور نصارٰی کے لئے دنیا ہے۔ اور یہ دو سوتین ہیں جن کی دشمنی ظاہر ہے۔ سو یہ دو بالکل الگ الگ راستے ہیں۔ اور آپس میں سخت دشمنی رکھتے ہیں۔ ان دو کو ایک جگہ جمع نہیں کیا جا سکتا۔ ہاں دنیا کو دین کی لونڈی کے طور پر رکھا جا سکتا ہے اسے اس سے زیادہ حیثیت دی جائے تو دین ہاتھ میں نہیں رہتا۔ دنیا محض اخروی ابدی زندگی کی تیاری کا وقت ہے اور اسی کے لئے اس کا استعمال ہونا چاہیئے ورنہ خسارہ کے سوا کچھ نہیں۔ قرآن کریم میں ایک جگہ اللہ تعالےٰ نے بعض انبیاء کا ذکر کر کے فرماتا ہے۔

انّا اخلصناھم بخالصۃٍ
ذکری الدّار۔

(پارہ ۲۳ سورہ ص آیت ۴۶)

یعنی ہم نے ان کو اخروی زندگی کے یاد رکھنے اور اسی کی خاطر سارے کام کرنے کے لئے خالص کر لیا تھا۔ اس کے سوا دنیوی زندگی کا کوئی اور مقصد ان کے پیشِ نظر نہ رہا تھا۔ خدا تعالیٰ نے ان کو ایسی عقل عطا فرمائی تھی کہ انہوں نے اس دنیا کی بے ثباتی اور اس کے دھوکے کو جان لیا اور اس کے جال میں پھنسنے سے انکار کر دیا۔

دنیا کو چھوڑنا یعنی اس پر آخرت کو حقیقتاً مقدم کر دینا اور اسے آخرت کے لئے محض ایک امتحانی عرصہ سمجھنا آسان چیز نہیں لیکن ہماری جماعت کے لئے اسے مشکل نہیں رہنے دیا گیا۔ ہمیں اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل سے اس زمانہ کے مامور کی شناخت اور اس پر ایمان لانے کی توفیق دی۔ اس مامور نے ہماری اس چشمہ ایمان و عرفان کی طرف رہنمائی کی جس کا نام محمد صلے اللہ علیہ وسلم ہے۔ جس کا رُخِ روشن تمام تاریکیوں کو دُور کرتا ہے۔ اس نے ہمیں خدا تعالےٰ کے کلام قرآن کریم کے معارف سمجھائے جو اپنے اندر نور اور کامل ہدایتیں رکھتا ہے۔ اسنے ہمیں خدا کے ایسے نشان دکھائے کہ گویا وہ خدائے عظیم ہمارے سامنے آگیا۔ اسنے ہمیں اس یقین سے پُر کیا جو سفلی زندگی پر غالب آنے کے لئے ضروری ہے۔ اس نے ہمیں دجال کے مقابلہ کے لئے تمام ہتھیاروں سے مسلح کیا۔ تو کیا ہم پھر بھی دجال اور اس کی گندی تہذیب سے شکست کھا جائیں گے۔ یقیناً ایسا نہیں ہو سکتا۔ وباللہ التوفیق ولاحول ولا قوّۃ الّا باللہ العلی العظیم۔ وھو ارحم الراحمین۔

زیرِ مطالعہ رکھنے والی تین اہم چیزیں

ایمان کی تازگی اور نشو و نما کے لئے ہمیں تین چیزیں اپنے زیرِ مطالعہ رکھنی چاہئیں۔ قرآن کریم۔ احادیث رسول پاک صلے اللہ علیہ وسلم اور کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام۔ قرآن کریم کا ایک ایک لفظ چومنے کے لائق ہے۔ وہ تاریکی کو دُور کرتا اور رحمتِ الٰہی عطا کرتا ہے۔ اس کی عظمت میں جو کچھ بھی کہا جائے کم ہے۔ وہ خدا تعالےٰ کی معرفت کے سب راستے بتاتا ہے اور سب ٹھوکروں سے بچنے کے لئے نور دیتا ہے۔ اس کو بار بار پڑھنے اور سمجھنے کی ضرورت ہے۔ ایسا نہ ہو کہ ہم اپنی غفلت کی وجہ سے اس چشمہ فیض سے بے خبر رہیں۔

دوسری چیز احادیث رسول پاک صلے اللہ علیہ وسلم ہیں۔ احادیث میں بڑی بڑی پیاری باتیں ہیں۔ خدا کے اس محبوب صلے اللہ علیہ وسلم کا ایک ایک لفظ دلکش اور ایک ایک فعل دلربا ہے۔ احادیث میں دین کی تفصیل اور اس کے متعلقات کا حل ہے ان میں رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کے ساتھیوں کی تصویر نظر آتی ہے۔ اللہ تعالےٰ فرماتے ہیں:-

قل ان کنتم تحبون اللہ
فاتبعونی یحببکم اللہ۔

(آل عمران رکوع ۴)

یعنی اے رسولؐ تو ان کو کہہ دے کہ اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو میری پیروی کرو اس کے نتیجہ میں اللہ تم سے محبت کرے گا۔ سو آپؐ کی پیروی میں انسان اللہ کی محبت کے لائق ہو جاتا ہے۔ اس پیروی کے لئے احادیث پر عبور ضروری ہے۔ اسی سے وما آتاکم الرسول فخذوہ وما نھاکم عنہ فانتھوا (پارہ ۲۸ سورہ حشر آیت ۸) کی تعمیل ہوتی ہے یعنی جو تمہیں رسولؐ دیتا ہے اسے لو۔ اور جس سے وہ منع کرتا ہے اس سے باز آجاؤ۔

تیسری چیز ایمان کے نشو و نما کے لئے کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہیں حضور علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"میرے اندر ایک آسمانی روح
بول رہی ہے جو میرے لفظ لفظ
اور حرف حرف کو زندگی بخشتی
ہے۔"

(ازالہ اوہام ص۵۱۳ طبع اوّل)

سو جو شخص روحانی زندگی سے حصہ لینا چاہتا ہے وہ ان کتابوں کے لفظ لفظ اور حرف حرف کو پڑھے اور پھر پڑھے اور انہیں یاد رکھنے کی کوشش کرے۔ یہ کتابیں قرآن کی تفسیر ہیں۔ یہ کتابیں خدا اور اسکے رسول محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی محبت پیدا کرتی ہیں اور ایمان کے چشمے کو جاری کرتی ہیں۔

سو اوّل کام جو ہم نے دجال کے مقابلہ اور اس کی گندی تہذیب کو مٹانے کے لئے کرنا ہے وہ ان تینوں ذریعوں سے ایمان کی شمع کو روشن کرنا ہے اسی کا ذکر مذکورہ بالا آیات ربّنا انّنا آمنّا میں ہے۔

(باقی)

تعمیر ہال خدام الاحمدیّہ — اور — وعدہ کنندگان کا فرض

(از محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیّہ مرکزیہ)

خدام الاحمدیہ کے ہال کی تعمیر خدا تعالےٰ کے فضل سے چھتوں تک جا پہنچی ہے جلسہ سالانہ پر تشریف لانے والے دوستوں نے اسے دیکھا ہو گا۔ یہ محض اللہ تعالےٰ کا فضل ہے کہ اسنے ہمیں یہ کام کرنے کی توفیق دی۔ تعمیر کا کام پندرہ سال سے لٹک رہا تھا۔ اللہ تعالےٰ پر بھروسہ کرتے ہوئے اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی اجازت اور منظوری سے -/۱۳۱۳ روپے ادا کرنے کی تحریک جاری کی۔ وعدوں کے لحاظ سے یہ تحریک نہایت کامیاب رہی ہے اور اللہ تعالےٰ نے اسے غیر معمولی قبولیّت عطا فرمائی ہے۔

احباب اپنے وعدے پورے بھی کر رہے ہیں مگر تعمیر کے اس مرحلہ پر ہمیں روپیہ کی فوری ضرورت ہے جن دوستوں نے وعدے کئے ہیں مگر ابھی تک کلیتہً ادا نہیں کئے اور ان کے ذمّہ ایک بڑا حصّہ قابلِ ادائیگی ہے۔ ان دوستوں کی خدمت میں درخواست ہے کہ تعمیر کے سلسلہ میں یہ مرحلہ ایسا آگیا ہے کہ اس میں روپیہ نہ ہونے کی وجہ سے کام بند کرنے سے زیادہ نقصان کا خطرہ ہے لہٰذا دوست کوشش کر کے اپنے وعدے جلد تر پورے کر دیں تا یہ کام جلد از جلد اور سہولت سے مکمل ہو جائے۔

ان سب احباب کے لئے جو اس قومی کام میں حصّہ لیں گے انشاء اللہ خاص طور پر اس ماہ مبارک میں دعائیں کی جائیں گی۔ اللہ تعالےٰ ان سب کا حافظ و ناصر ہو۔ جو دینِ محمدؐ کا درد اپنے دل میں رکھتے ہیں انہیں ہر شر اور درد اور دُکھ سے بچائے اور ہر خیر و برکت اور ہر نعمت میں حصّہ دے۔

خاکسار مرزا رفیع احمد صدر خدام الاحمدیہ مرکزیہ - ربوہ

سیدنا حضرت مصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی رضؓ کے تعلق بالقرآن و تعلق باللہ کی ایک شہادت

حضرت ڈاکٹر حشمت اللہ خانصاحب ربوہ

آج سے اکتالیس سال پہلے کی بات ہے کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے اواخر اگست ۱۹۲۴ء میں لنڈن جاتے ہوئے دو روز کے لئے قاہرہ (مصر) میں قیام فرمایا حضورؓ نے اِس کا ذکر کرتے ہوئے سمندر پار سے اپنے ایک خط مندرجہ الفضل ۱۳ر ستمبر ۲۴ء میں یہ لکھا تھا کہ "قاہرہ بمبئی سے بڑا شہر ہے مغربی تعریف جو تہذیب کی ہے اس کے لحاظ سے ہندوستانی شہروں سے بدرجہا بڑھ کر ہے ساری دنیا کے آدمی اس میں ملتے ہیں۔ یورپ امریکہ۔ افریقہ۔ ایشیا اس میں اُسی طرح جمع ہیں جس طرح ناف میں پیٹ کی چاروں طرفیں جمع ہو جاتی ہیں۔ اور اس وجہ سے وہاں کے لوگوں کے اخلاق پر مغربی تعلیم کا بہت اثر پڑا ہے۔ میرے نزدیک مصر مسلمانوں کا بچہ ہے جسے یورپ نے اپنے گھر میں پالا ہے تاکہ اسکے ذریعہ سے بلاد اسلامیہ کے اخلاق کو خراب کرے۔ مگر میرا دل کہتا ہے اور جب سے مَیں نے قرآن کریم کو سمجھا ہے مَیں ہمیشہ اس کی بعض سورتوں سے استدلال کرتا ہوں اور اپنے شاگردوں کو کہتا چلا آرہا ہوں کہ یورپ کی فوقیت کی تباہی مصر سے وابستہ ہے۔"

عاجز راقم اِس سفر میں حضورؓ کے ساتھ تھا اِس لئے مندرجہ بالا اظہار سے اسی وقت ہی آگاہ ہو گیا تھا۔ مَیں بشرح صدر کہتا ہوں کہ مندرجہ بالا پیشگوئی کہ "یورپ کی فوقیت کی تباہی مصر سے وابستہ ہے" ہو بہو اس وقت پوری ہو گئی جبکہ مصر کے صدر ناصر نے نہر سویز پر سے انگریزوں کا قبضہ ہٹا دیا جس سے تمام یورپ اپنے تجارتی کاروبار میں انتہائی خسارہ میں آگیا اور چین جیسا پسماندہ ملک برتری حاصل کرنے لگ گیا۔ پاکستان بھی خدا کے فضل سے ترقی کی راہ پر گامزن ہے الحمد للہ رب العالمین۔

حضور اقدس رضؓ نے اپنے مندرجہ بالا بیان میں مصر کے متعلق قرآن مجید کی بعض سورتوں سے استدلال کرنے کا ذکر فرمایا ہے۔ سو اس سلسلے میں خاکسار قرآن کریم کی چند آیات پیش کرتا ہے جن میں نہر سویز کی اہمیت اور جس جگہ سویز بنائی گئی ہے اس جگہ کو ایشیا اور یورپ کے درمیان حد فاصل بیان کیا گیا ہے۔ آیاتِ قرآنی یہ ہیں:۔

وَالْاَرْضَ وَضَعَهَا لِلْاَنَامِ ۝
فِيْهَا فَاكِهَةٌ وَّالنَّخْلُ
ذَاتُ الْاَكْمَامِ ۝ وَالْحَبُّ
ذُو الْعَصْفِ وَالرَّيْحَانُ ۝
فَبِاَيِّ اٰلَاۤءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝
خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ صَلْصَالٍ
كَالْفَخَّارِ ۝ وَخَلَقَ الْجَآنَّ
مِنْ مَّارِجٍ مِّنْ نَّارٍ ۝
فَبِاَيِّ اٰلَاۤءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝
رَبُّ الْمَشْرِقَيْنِ وَرَبُّ الْمَغْرِبَيْنِ ۝
فَبِاَيِّ اٰلَاۤءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝
مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ يَلْتَقِيٰنِ ۝
بَيْنَهُمَا بَرْزَخٌ لَّا يَبْغِيٰنِ ۝
فَبِاَيِّ اٰلَاۤءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝
يَخْرُجُ مِنْهُمَا اللُّؤْلُؤُ وَالْمَرْجَانُ ۝
فَبِاَيِّ اٰلَاۤءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝
وَلَهُ الْجَوَارِ الْمُنْشَئٰتُ
فِي الْبَحْرِ كَالْاَعْلَامِ ۝

ترجمہ تفسیری:۔ یعنی یورپین اقوام دور دراز کے مُلکوں پر اپنا جابرانہ قبضہ جما کر انہیں اپنی کالونیاں بناتے ہوئے اس جگہ کے مقامی غلہ اور پھل وغیرہ اپنے یورپی مرکز میں لے جاتی ہیں۔ یہ ظلم و ناانصافی ہے اور اصل یہ ہے کہ زمین عوام کے لئے بنائی گئی ہے اور ان کی زندگی کے قیام کے لئے زمین میں میوہ اور خوشوں والی کھجوریں پیدا ہوتی ہیں اور اس میں وہ اناج بھی ہے جو ابھی بھس سے صاف نہیں کیا گیا اور تیار شدہ اناج بھی ہے۔ پس تم اے دو قسم کے شخصو (انسانو اور جنو) اپنے رب کی کس کس نعمت کی ناشکری کرو گے۔ (دیکھو تمہاری جبلت میں ہم نے اختلاف رکھا ہے) یعنی انسانوں کو صلصال سے جو فخار کی مانند ہے پیدا کیا ہے (یعنے ایسی گندھی ہوئی ریت ملی مٹی سے جو اپنی خشک حالت کی وجہ سے بجنے والی سی ہو جائے) اور جنوں کو شعلۂ آگ سے یعنے ایشیائی (مشرقی) لوگوں کی پیدائش کا خمیر صلصال ہے اور جنوں یعنے یورپی لوگوں کی پیدائش کا خمیر شعلہ والی آگ ہے۔ پس جب یہ اختلاف جبلت ہے تو اِس میں رب سے شکوہ کرنے کی کوئی بات نہیں اگر جنوں کو ظاہری قوت حاصل ہوگی یعنے آگ کے کاموں سے ایجاد کے ذریعہ ایشیائی لوگوں پر برتری حاصل ہوگی تو ایشیائی لوگوں کے لئے جائے شکوہ نہیں کہ ان میں طینی جبلت کی وجہ سے انبیاء پیدا کئے جائیں گے۔ پس اے دونوں گروہو ایشیائیو اور یورپیو تم اپنے رب کی کس کس نعمت کی ناشکری کرو گے۔

اب اِس جبلت مختلفہ کے لحاظ سے اپنے اظہار ربوبیت کی وجہ سے وہ مشرق قریب و بعید (کل مشرق) کا بھی رب ہے اور دونوں مغربوں (یعنے یورپ اور امریکہ) کا بھی رب ہے۔ پس اے دو نو گروہو انسانو اور جنو تم اپنے رب کی کس کس نعمت کی ناشکری کرتے ہو۔ تمہارے رب نے دو ایسے سمندر پیدا کئے ہوئے ہیں جو ایک دوسرے کے قریب ہونے کی وجہ سے آپس میں مل جانے کو ہیں لیکن فی الحال ان کے درمیان خشکی کی حد فاصل ہے اس لئے مل نہیں رہے مگر ایک دن وہ ملا دئے جائیں گے جبکہ نہر سویز ان کے درمیان نکالی جائے گی جو کا یہ جن ہوگا کہ وہ ایشیائی لوگوں پر متصرف ہونا چاہیں گے۔ پس اے انسانو اور اے جنو تم اپنے رب کی کس کس نعمت کی ناشکری کرتے ہو۔ دیکھو یہ دو تو سمندر اس ترتیب سے واقع ہوئے ہیں کہ جو سمندر انسانوں یعنی ایشیائی لوگوں کے علاقہ (بحیرہ احمر) میں ہے اس میں سے تو موتی نکلتے ہیں اور جو سمندر (بحیرہ قلزم جنوں یعنی مغربی لوگوں کے علاقہ) میں ہے اس میں سے مونگا نکلتا ہے۔ پس اے دونو گروہو انسانو اور جنو تم اپنے رب کی کس کس نعمت کی ناشکری کر سکتے ہو۔ جب نہر سویز نکالی جائے گی وہ اسی غرض سے نکالی جائے گی کہ اس میں سے پہاڑوں کی مانند اونچے دخانی جہاز گذارے جائیں گے۔ پس اے دونو گروہو تم اپنے رب کی کس کس نعمت کی ناشکری کر سکتے ہو۔

الغرض قرآن کریم میں مذکور پیشگوئی نہر سویز کے جاری کئے جانے سے پورے طور پر سچی ثابت ہو گئی۔ یہ نہر سویز مصری علاقہ میں یورپین حکومتوں نے نکالی تھی اور اس میں لاکھوں بڑے بڑے جہاز ان قوموں نے چلائے اور یہ لوگ ایشیائی اسلامی ممالک پر چھا گئے اور متصرف ہو گئے اور ان لوگوں میں سے لاکھوں کو غیر فطری دین یعنی موجودہ عیسائیت میں داخل کر لیا اور باقی لوگوں کی اکثریت کو مغربی نمائشی تہذیب کا جامہ پہنا کر اسلامی اخلاق اور روحانی زندگی سے بے بہرہ کر دیا۔ آخر اسلام کا خدا اس کے احیاء کے لئے رجوع برحمت ہوا اور ایشیا کے اس علاقہ سے جو دمشق کے جانب مشرق تھا چودھویں صدی کے سر پر ایک چودھویں کے چاند کی طرح حسین چہرے والے مجدد دوراں اور مسیح الموعود والمہدی المعہود کو پیدا کیا جسنے اسلام اور اسکے لانیوالے حضرت خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وسلم اور کتاب قرآن مجید کو زندہ اور برتر ثابت کیا اور جسنے عرفان قرآن کا بحر ناپید کنار بہا یا اس عرفان کا ایک کرشمہ یہ پیشگوئی بھی تھی کہ "مصر کے ذریعہ یورپ کی برتری کا خاتمہ ہو جائیگا" سو مصر کے صدر کے ہاتھوں یہ پیشگوئی پوری ہو گئی۔ الحمد للہ

زرعی کمیٹی کا قیام

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے نگران بورڈ ختم کرتے ہوئے بعض کمیٹیاں بنانے کے امکان کا اظہار فرمایا تھا۔ اس سلسلہ میں حضور نے ایک زرعی کمیٹی مقرر فرمائی ہے جس کے صدر ناظر صاحب زراعت اور سیکرٹری وکیل الزراعت صاحب تحریک جدید ہوں گے۔ یہ کمیٹی زرعی ترقی کے ذرائع پر غور کرتی رہے گی اور ان پر عمل کرانے میں کوشاں رہے گی۔ دوسرے ممبران حسب ذیل ہیں:۔

۱ - چوہدری محمد انور حسین صاحب شیخوپورہ
۲ - مرزا طاہر احمد صاحب
۳ - چوہدری عنایت اللہ صاحب سرگودھا
۴ - چوہدری فضل الرحمٰن صاحب حافظ آباد
۵ - چوہدری نذیر احمد صاحب ملتان۔

ممبران کو انفرادی طور پر بھی اطلاع دی جا رہی ہے۔

(ناظر اعلےٰ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ)

ہالینڈ میں اسلام

بین المذاہب کانفرنس میں اسلام کی نمائندگی

(مکرم عبدالحکیم صاحب اکمل مبلغ ہالینڈ)

ہالینڈ کے ایک اہم شہر (ARNHEM) میں ماہ اکتوبر کے آخری ہفتہ میں ایک اہم بین المذاہب کانفرنس کا انعقاد ہوا۔ اس کانفرنس میں اسلام۔ عیسائیت۔ بدھ ازم ہندو ازم۔ صوفی مومنٹ VEGETARIAN گروپ اور ہیومنسٹ خیالات کے نمائندگان نے حصہ لیا۔ ہر مذہب کی طرف سے دو نمائندگان لئے گئے تھے۔ ان میں سے ایک کے ذمہ اپنے مذہب پر تقریر کرنا تھی اور دوسرے کو اس لیکچر پر پیدا ہونے والے سوالات کا جواب دینا تھا۔ منتظمین کانفرنس کی طرف سے اسلام کی نمائندگی کے لئے مکرم امام صاحب مسجد ہالینڈ کو دعوت موصول ہوئی۔

اس ہمہ گیر جلسہ کا جملہ انتظام کیتھولک چرچ کی طرف سے کیا گیا تھا۔ یہ پہلا موقع ہے کہ کیتھولک ... عیسائیوں کی طرف سے اس قسم کی کانفرنس منعقد کی گئی ہے۔ ورنہ یہ لوگ تو دوسرے مذاہب کو تسلیم ہی نہیں کرتے ان کے نزدیک دنیا میں ایک مذہب ہے اور وہ کیتھولک عیسائیت ہے۔ صدیوں سے یہ لوگ اسی پالیسی پر گامزن تھے مگر اللہ تعالیٰ کا خاص فضل ہے کہ اب ان لوگوں کی آنکھیں کچھ تھوڑی سی کھلی ہیں اور ان کو اپنی غلطی کا احساس عملی طور پر ہو رہا ہے۔ اسلام نے چودہ سو سال قبل جس رواداری اور باہمی صداقتوں کے تسلیم کرنے کا سبق دیا تھا یہ لوگ زمانہ کے تھپیڑے کھانے کے بعد اب اسی نتیجہ پر پہنچ رہے ہیں اور یہ بات اسلام کی صداقت کا ایک بہت بڑا اور بین نشان ہے۔ ورنہ چودہ سو سال پہلے کا نبی اور وہ بھی اُمّی (فداہ ابی و امی) ان حقیقتوں کو ان پہ طور پر کیسے بیان کر سکتا تھا یہ محض اللہ تعالیٰ ہی کا ہاتھ تھا کہ جس نے اسلام کی صداقت کو صفحۂ ہستی پر میخ کی طرح گاڑ دیا۔ اور آج یہ لوگ صدیوں کے تجربات کے بعد عملی طور پر اس کی تصدیق کرنے پر مجبور ہو گئے ہیں۔

کیتھولک چرچ کے ذکر میں مناسب ہوگا کہ اسجگہ ملک سپین کا بھی ذکر کر دیا جائے۔ جہاں پر حکومت بھی چرچ ہی کے ہاتھ میں ہے۔ وہاں پر ہمارے مبلغ مکرم مولوی کرم الٰہی صاحب ظفر بڑی جانفشانی سے تبلیغ اسلام کا فریضہ سرانجام دے رہے ہیں۔ اس ملک میں تو یہ کیتھولک یہاں تک سخت گیر ہیں کہ یہ پراٹسٹنٹ عیسائی بھائیوں کو بھی تبلیغ کی اجازت نہیں دیتے۔ اس سال ۱۹۶۵ء سے مرکزی کیتھولک چرچ سے لیکر اس کی تمام شاخوں تک ایک تبدیل شدہ پالیسی کے آثار نظر آتے ہیں اور اب یہ لوگ دوسروں کو برداشت کرنے کے طریقے سیکھ رہے ہیں خدا کرے کہ اس ملک میں بھی ہماری تبلیغی مساعی کو جلد اور کلی طور پر آزادی نصیب ہو اور اسجگہ جہاں اسلام نے قریباً آٹھ صدیوں تک نہ صرف حکومت کی بلکہ علم و حکمت کے دریا بہائے ایکبار پھر نعرۂ تکبیر بلند کرنے والے پیدا ہو جائیں۔

ہالینڈ کی مذکورہ بالا کانفرنس کا مقصد یہ بیان کیا گیا تھا کہ تا ہم ایک دوسرے کے خیالات سنکر ایک دوسرے کو اچھی طرح سمجھ سکیں اور باہمی برداشت کا مادہ رکھیں۔ چنانچہ اسی غرض کے لئے وسیع پیمانہ پر پراپیگنڈا کیا گیا۔ پروگرام میں سب سے پہلے اسلام پر تقریر کے لئے وقت رکھا گیا اور سب سے آخر پر عیسائی مقرر کی تقریر تھی یہ پروگرام ایک دوہرے کارڈ کے دعوت نامہ کی صورت میں ملک کے طول و عرض میں پھیلایا گیا اور اس طرح محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے اسلام کا نام ملک میں دور دور تک پہنچا۔ اتفاق کی بات یہ تھی کہ اس دعوت نامہ کا رنگ بھی سبز رکھا گیا تھا۔ جسے اسلامی ممالک کے ساتھ ایک خاص تعلق ہے۔ ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ایک نیک فال کے طور پر ایسا کر دیا۔ کیونکہ جیسا کہ میں بعد میں ذکر کروں گا۔ تقاریر میں اسلام کا بول نمایاں طور پر بالا رہا۔

کانفرنس کے روز مکرم حافظ قدرت اللہ صاحب امام مسجد ہالینڈ۔ خاکسار اور دو ہمارے ڈچ احمدی برادرم محمود نعیم الاسلام اور مس سونیا زمرمان چار افراد پر مشتمل گروپ صبح ہی بذریعہ گاڑی روانہ ہوا۔ قریباً دو گھنٹہ کا سفر طے کرنے کے بعد ہم مقام کانفرنس یعنی آرنہم شہر پہنچ گئے

ایک بڑی عمارت میں مہمانوں کے استقبال کا انتظام تھا جلسہ کے لئے ایک بڑا ہال آراستہ کیا گیا تھا ایک دوسرے ہال میں جملہ مکاتیب فکر جو جلسہ میں حصہ لے رہے تھے کی کتب اور رسالہ جات سجائے گئے تھے۔ دو دیواروں پر ہمارے ماہنامہ رسالہ الاسلام اپنے سبز و سفید جاذب نظر ٹائیٹل پیج کے ساتھ نمایاں طور پر آویزاں نظر آ رہا تھا۔ جس پر لکھی ہوئی آیت اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰہِ الْاِسْلَام ہم سب کے لئے مسرت کا باعث تھی۔ بعض دیگر ملکی رسالہ جات جن میں ہمارے انٹرویو کے مضامین موٹے الفاظ کے عنوانات کے ساتھ شائع ہوئے تھے دیواروں پر چسپاں ہونے کے علاوہ ایک پمفلٹ جس کے سرورق پر مسجد اقصیٰ قادیان اور منارۃ المسیح کی دلکش تصویر بنی تھی ایک اونچے مقام پر جلوہ فگن تھا۔ ایک قریبی میز پر ہم نے ڈچ زبان میں اسلام پر لکھی ہوئی اپنی کتب بھی آراستہ کر دیں تا متلاشیان حق کے لئے رہنمائی کا باعث ہوں۔

جلسہ کی کارروائی آٹھ بجے صبح شروع ہوئی۔ جم غفیر نمائشی ہال سے نکل کر جلسہ گاہ میں وارد ہوا۔ لوگ نشستوں پر بیٹھ گئے۔ سٹیج پر ایک بہت بڑے میز کے اردگرد تمام حصہ لینے والے مکاتیب خیال کے لوگوں کا ایک ایک نمائندہ بیٹھا تھا۔ آلہ مکبر الصوت کا انتظام تھا۔ کارروائی کا آغاز کرتے ہوئے صاحب صدر نے تعارفی تقریر شروع کی اور کانفرنس کا مقصد بیان کیا اور پھر اسلام پر تقریر کیلئے امام صاحب مسجد ہیگ کا تعارف کرواتے ہوئے لیکچر شروع کرنے کی درخواست کی۔

تقریر کے لئے وقت ایک گھنٹہ رکھا گیا تھا۔ چنانچہ اس وقت میں نہ صرف یہ کہ اسلام کے مثبت پہلوؤں پر اچھی طرح روشنی ڈالی گئی۔ بلکہ ہر طرح سے ان غلط خیالات کی بھی تردید کی گئی جو غیر مسلم علماء کی طرف سے اسلام کے متعلق ظاہر کئے جاتے ہیں۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے وجود باجود کا تفصیلی ذکر کرتے ہوئے ان تمام اعتراضات کا جواب بھی دیا گیا جو آپ کی ذات بابرکات پر بعض عاقبت نااندیش غیر مسلموں نے کئے ہیں اور پھر قرآن پاک اور بائیبل کا مقابلہ کرتے ہوئے اس فرق کو واضح کیا گیا۔ جو ان دونوں کتب میں پایا جاتا ہے یعنی قرآن کریم خدا تعالیٰ کا لفظی الہام ہے اور بائیبل نیک لوگوں کے خیالات اور بعض روایات کا مجموعہ ہے اور وہ بھی آئے دن تبدیل ہوتا رہتا ہے۔ اس طرح قرآن پاک کا مقام امتیازی رنگ میں لوگوں کے سامنے آگیا اور یہ بات واضح ہو گئی کہ اگر یقین کے ساتھ کسی کتاب پر مذہب کی بنیاد رکھی جا سکتی ہے تو وہ صرف قرآن مجید ہی ہے۔ نیز قرآن کریم نے جملہ صداقتوں پر ایمان لانے کی جس رواداری کا ہاتھ صدیوں پہلے سے بڑھایا ہوا ہے کہ یا اھل الکتاب تعالوا الی کلمۃ سواء بیننا و بینکم الخ اسے بڑی تحدی کے ساتھ پیش کیا گیا جسے حاضرین نے بڑی دلچسپی کے ساتھ سنا۔

تقریر کے اختتام پر وقفہ سوالات تھا۔ صدر صاحب حاضرین کو سوالات کے لئے کہہ رہے تھے اور لوگ تھے کہ مبہوت ہوئے بیٹھے تھے۔ کسی کو کوئی سوال کرنے کی ہمت نہ ہوتی تھی۔ ہمارے ڈچ احمدی جو کہ سٹیج پر بیٹھے تھے کو کہنا پڑا کہ معلوم ہوتا ہے کہ تقریر اس قدر واضح اور مدلل تھی کہ کوئی سوال ہی باقی نہیں رہا۔ اس پر چند ایک معمولی قسم کے سوالات کئے گئے جن کا جواب دیا گیا۔

منتظمین کانفرنس نے نہایت ہوشیاری کیساتھ اسلام کے لئے وقت سب سے پہلے رکھا تھا تاکہ بعد میں آنے والے مقررین اسلام کی بیان شدہ خوبیوں کے اثر کو لوگوں کے اذہان اور قلوب سے اچھی طرح دھو ڈالیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ چراغ منہ کی پھونکوں سے کب بجھنے والا تھا۔ چنانچہ لوگوں پر اس کا بالکل الٹا اثر ہوا۔ کیونکہ جب جلسہ کے شروع میں اسلام کی تعلیمات حسنہ سے لوگوں کو متعارف کرا دیا گیا تو اسکے بعد کوئی ایسی خوبی دوسرے خیالات میں باقی نہ رہی جسے اسلام نے پیش نہ کیا ہو اور اس طرح بعد میں ہونے والی جملہ تقاریر کا رنگ نہایت پھیکا پڑ گیا۔ بعد میں آنے والے مقررین کم و بیش یکساں باتوں کو دہراتے رہے جس سے حاضرین پر اسلام کی خوبی اور اچھی طرح اجاگر ہو گئی اور جماعت احمدیہ کے ذریعہ خدمت اسلام کا اچھی طرح سے تعارف ہوا۔ اسی بات کا اثر تھا کہ آخر پر عیسائی مقرر نے بجائے اپنے مذہب کی تعلیمات پر تقریر کرنے کے لطائف وغیرہ کے درمیان دو ایک باتیں کہہ کر اپنا وقت گذار دیا۔

پروگرام کے درمیان جب نصف وقت ہوا تو لوگ بک سٹال کی طرف آنے لگے اور ہماری چند ایک کتب جو تعارف کے لئے رکھی ہوئی تھیں ہاتھوں ہاتھ فروخت ہو گئیں اور بعض نے قیمت ادا کرتے ہوئے بذریعہ ڈاک کتب بھجوانے کی درخواست کی۔ بعض نے ہمارے ماہانہ رسالہ الاسلام کی خریداری بھی قبول کر لی۔ اس دوران میں ہمارے گرد لوگ حلقہ بنا کر کھڑے ہوگئے۔ عیسائی پادری۔ کاروباری لوگ طلبہ ہر قسم کے لوگ اسلام کے متعلق دلچسپی سے گفتگو کرتے رہے خاکسار اور ہمارے دیگر ڈچ احمدی احباب نے اس وقت کو خوب تبلیغ میں صرف کیا اور ہر سوال کا مدلل جواب دیا۔ جس سے بفضلہ تعالیٰ اچھا اثر قائم ہوا۔

گفتگو کے دوران جب لوگوں کو ہمارے پاکستانی ہونے کا علم ہوا تو مسئلہ کشمیر کے متعلق بھی بہت سے سوالات کئے گئے جن کا بفضلہ تعالیٰ تفصیلی جواب دیا گیا اور لوگوں پر اس مسئلہ کی حقیقت کو واضح کیا گیا نیز ہندوستان کے پاکستان پر حملہ کے ہر پہلو پر بھی روشنی ڈالی گئی جس سے لوگوں نے ہندوستان کے اس اقدام پر افسوس کا اظہار کیا۔

گفتگو کے دوران بعض عیسائی خیالات کے لوگوں سے بھی ملنے کا موقع ملا جو اپنا لٹریچر بھی ساتھ رکھتے تھے انہوں نے بھی بیان پر اپنے مراکز قائم کر رکھے ہیں۔

اس کانفرنس کے چند روز بعد ہی اللہ تعالیٰ نے وہاں کی ایک سعید روح کو حلقہ بگوش اسلام ہونیکی توفیق بخشی فالحمد للہ علی ذالک۔ احباب سے درخواست ہے کہ وہ نو مسلم احمدی افراد کے لئے خاص طور پر دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں اخلاص اور استقامت عطا فرمائے۔

حضرت مصلح موعود نور اللہ مرقدہٗ کا ایک عظیم الشان کارنامہ — تحریک جدید

مکرم سردار عبد الحق صاحب شاکر واقف زندگی ربوہ

ہمارے پیارے آقا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود نور اللہ مرقدہٗ و اعلیٰ درجاتہٗ فی الجنۃ کے کارناموں میں سے ایک بہت عظیم الشان کارنامہ "تحریک جدید" ہے۔ جسے حضور انورؓ نے ۱۹۳۴ء میں الٰہی منشاء کے ماتحت جاری فرمایا۔ گویا اب اس تحریک کو جاری ہوئے ۳۲ سال گذر رہے ہیں۔ اس قلیل عرصہ میں محض خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے اس تحریک کے ذریعہ ہمارے آقا سیدنا حضرت مصلح موعودؓ کے عہد مبارک میں ہی اسلام زمین کے کناروں تک پہنچ چکا ہے۔ اور یہ شرف چودہ سو سال کے بعد صرف جماعت احمدیہ کو ہی حاصل ہو رہا ہے الحمد للہ ثم الحمد للہ۔

دنیا میں اسلامی مشنوں کا ایک جال۔ درجنوں مساجد کی تعمیر اور مختلف زبانوں میں تراجم قرآن کریم کی اشاعت ایک ایسا عظیم الشان کارنامہ ہے جس کی بدولت حضور انور کا مبارک نام رہتی دنیا تک سنہری حروف میں لکھا جائیگا اسی طرح اس مبارک تحریک میں مالی اور جانی قربانیاں کرنے والوں کے نام بھی ہمیشہ زندہ رہیں گے۔

اس بابرکت تحریک میں جو دوست شروع سے شامل نہیں ہوئے یا شامل ہو کر درمیان میں رہ گئے ہیں۔ ان کے بارہ میں سیدنا حضرت اقدس فخر رسل المصلح الموعودؓ کا حسب ذیل پیارا ارشاد قابل غور ہے:۔

"پس ہر وہ شخص جس نے ایک یا دو یا زیادہ سال تحریک جدید کی قربانی کی توفیق پائی۔ لیکن آج اسکے دل میں انقباض پیدا ہو رہا ہے۔ یا وہ اس بشاشت کو محسوس نہیں کرتا جو گذشتہ یا گذشتہ سے پیوستہ سال میں اس نے محسوس کی تھی۔ اسے ہمارے سامنے کچھ کہنے کی ضرورت نہیں۔ بلکہ اسے چاہیئے کہ خلوت کے کسی گوشہ میں خدا تعالیٰ کے سامنے اپنے ماتھے کو زمین پر رکھ دے اور جو خلوص بھی اس کے دل میں باقی رہ گیا ہو اس کی مدد سے گریہ وزاری کرے یا کم از کم گریہ و زاری کی شکل بنائے اور خدا تعالیٰ کے حضور جھک کر کہے کہ اے میرے خدا لوگوں نے بیج بوئے اور ان کے پھل تیار ہونے لگے وہ خوش ہیں کہ ان کے اور ان کی نسلوں کے خاندان کے لئے روحانی باغ تیار ہو رہے ہیں۔ پر اے میرے رب میں دیکھتا ہوں کہ جو بیج میں نے لگایا تھا۔ اس میں سے کوئی روئیدگی بھی پیدا نہیں ہوئی۔ نہ معلوم میرے بیج کا کوئی پرندہ اسے کھا گیا ہے یا میری وحشت کا کوئی درندہ اسے پاؤں کے نیچے مسل گیا یا میری کوئی مخفی شامت اعمال ایک پتھر بن کر اس پر بیٹھ گئی اور اس میں سے کوئی روئیدگی نکلنے نہ دی۔ اے خدا میں اب کیا کروں کہ جب میرے پاس تھا میں نے بے احتیاطی سے اس طرح خرچ نہ کیا کہ نفع اٹھاتا۔ مگر آج تو میرا دل خالی ہے۔ میرے گھر میں ایمان کا کوئی دانہ نہیں کہ میں بوؤں اے خدا میرے اس ضائع شدہ بیج کو پھر مہیا کر دے اور میری کھوئی ہوئی متاع ایمان مجھے واپس عطا کر اور اگر میرا ایمان ضائع ہو چکا ہے تو اپنے خزانہ سے لو اپنے ہاتھ سے اپنے اس دھتکارے ہوئے بندہ کو ایک رحمت کا بیج عطا فرما اور میں اور میری نسلیں تیری رحمتوں سے محروم نہ رہ جائیں اور ہمارا قدم ہمارے سچے اور اعلیٰ قربانی کرنے والے بھائیوں کے مقام سے پیچھے ہٹ کر نہ پڑے بلکہ تیرے مقبول بندوں کے کندھوں کے ساتھ ہمارے کندھے ہوں۔ اے خدا بہت ہیں جو اعمال کے زور سے تیرے فضل کو کھینچ لیتے۔ پھر ہم کیا کریں کہ ہمارے اعمال بھی اڑ گئے۔ کیا تیرا رحم کیا تیرا بے انتہا رحم غیرت میں نہ آئے گا اور ہم جیسے کچھ بندوں کو بے عمل ہی اپنے فضل کی چادر میں چھپا لے گا۔"

سیدنا حضرت اقدس المصلح الموعودؓ کی ایک بہت ہی پیاری دعا جو حضور انورؓ نے مجاہدین تحریک جدید کے حق میں فرمائی ہے درج کرتا ہوں۔

- اے خدا تو ہماری جماعت کے قلوب میں آپ قربانی کی تحریک پیدا کر۔
- اے خدا تو اپنے فرشتوں کو نازل فرما جو لوگوں کے دلوں کو زیادہ سے زیادہ قربانیاں کرنے پر آمادہ کریں۔
- اے خدا اس آمادگی کے بعد پھر تو اپنے فرشتوں کو اسباب پر مامور فرما کہ جو لوگ وعدہ کریں وہ اپنے وعدوں کو جلد سے جلد پورا کریں۔

"مبارک ہیں وہ جو بڑھ چڑھ کر اس تحریک میں حصہ لیتے ہیں۔ کیونکہ ان کا نام ادب و احترام سے اسلام کی تاریخ میں ہمیشہ زندہ رہے گا۔"

(حضرت المصلح الموعودؓ)

تقریب نکاح و شادی

(محترم شیخ مبارک احمد صاحب نائب ناظر اصلاح و ارشاد)

مورخہ ۲۰ دسمبر ۱۹۶۵ء بعد نماز مغرب میری بھانجی عزیزہ شمیم اختر بی اے بنت برادرم شیخ محمد شریف صاحب مرحوم آف پرنس ٹرانسپورٹ کا نکاح عزیز ڈاکٹر محمود احمد صاحب ایم بی بی ایس ابن میاں محمد یوسف صاحب حال کوئٹہ سے مبلغ دس ہزار روپیہ حق مہر پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ نے پڑھا۔ عزیزہ شمیم کی طرف بطور ولی برادرم شیخ محمد اقبال صاحب نے اور عزیز ڈاکٹر محمود احمد صاحب کی طرف سے برادرم شیخ محمد حنیف صاحب امیر جماعت کوئٹہ نے ایجاب قبول کیا۔ ۳۰ دسمبر کو لاہور میں تقریب رخصتانہ عمل میں آئی۔ اور ۱۰ جنوری کو عزیزہ شمیم اختر کوئٹہ کے لئے روانہ ہو گئی۔

بزرگان سلسلہ و احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس تعلق کو ہر لحاظ سے خیر و برکت کا موجب بنائے اور مثمر ثمرات حسنہ کرے۔

روزنامہ الفضل کا "فضل عمر نمبر"

احباب جماعت کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ ماہ مارچ ۱۹۶۶ء میں سیدنا حضرت فضل عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی یاد میں الفضل کا ایک نہایت اہم خاص نمبر شائع ہوگا جو کہ انشاء اللہ تعالیٰ نہایت اہم اور قیمتی مضامین پر مشتمل ہوگا اور متعدد تصاویر سے بھی مزین ہوگا۔

جملہ اہل قلم حضرات سے درخواست ہے کہ حضور رضی اللہ عنہ کے عظیم الشان دینی قومی اور ملی کارناموں پر اور حضور کی زندگی کے مختلف پہلوؤں پر اپنے قیمتی مضامین جلد سے جلد ارسال فرمائیں۔

جزاھم اللہ احسن الجزاء

ولادت

اللہ تعالیٰ نے میرے بیٹے کیپٹن نسیم احمد ۔ سی ایم ایچ ۔ کھاریاں کے ہاں یکم دسمبر ۱۹۶۵ء کو بچی عطا فرمائی ہے۔ نومولودہ چودھری محمد صادق صاحب ریٹائرڈ ایس ڈی او کرشن نگر لاہور کی نواسی ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ نوازش نام مبارکہ بیگم تجویز فرمایا ہے۔ احباب جماعت سے اس بچی کے نیک صالح اور باعمر ہونے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

خاکسار ڈاکٹر محمد عبد اللہ آف کوئٹہ معرفت کیپٹن نسیم احمد سی ایم ایچ ۔ کھاریاں

درخواست دعا

میری ممانی جان اہلیہ نصیر احمد صاحب آف گوجرانوالہ کچھ عرصہ سے بیمار چلی آ رہی ہیں بزرگان سلسلہ اور احباب جماعت سے درخواست ہے کہ دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ ان کو کامل صحت عطا فرمائے۔

ایم ۔ ایس اختر ۔ ربوہ

الفضل میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیں۔

وصایا

ضروری نوٹ:- مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ پاکستان کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جاتی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو وہ تحریری طور پر پندرہ دن کے اندر اندر ضروری تفصیل سے آگاہ فرما دیں۔

۲- ان وصایا کو جو نمبر دیئے گئے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں بلکہ یہ مثل نمبر ہیں وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دیئے جائیں گے۔

۳- وصیت کنندگان سیکرٹری صاحبان مال اور سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ فرمالیں

سیکرٹری مجلس کارپرداز - ربوہ

مثل نمبر ۱۸۰۰۶:- میں مسماۃ حاکم بی بی بیوہ منشی عنایت اللہ مرحوم قوم ارائیں پیشہ خانہ داری عمر ۶۰ سال بیعت ۱۹۲۰ء ساکن راولپنڈی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۵/۵/۶۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائیداد اس وقت حسب ذیل ہے:-

(۱) انگوٹھی طلائی چھ ماشہ (۲) ڈنڈیاں طلائی کانوں کی کل ایک تولہ ۲ ماشہ مالیتی اندازاً دو صد روپیہ (۳) اس کے علاوہ مجھے میرے بچوں کی طرف سے بیس روپیہ ماہوار بطور جیب خرچ ملتے ہیں۔

(۴) میں اس سے قبل اپنے خاوند منشی عنایت اللہ صاحب مرحوم سے ان کی زندگی میں اپنا حق مہر وصول کر چکی ہوں جو خرچ ہو چکا ہے۔ اس کے علاوہ اس وقت میری اور کسی قسم کی منقولہ یا غیر منقولہ جائیداد نہیں ہے میں اس جائیداد کے ۱/۳ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر کوئی جائیداد اپنی زندگی میں پیدا کروں تو اس کے بھی ۱/۳ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۳ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

الامۃ:- نشان انگوٹھا۔ حاکم بی بی

گواہ شد:- عزیز احمد چوہدری مکان نمبر ۱۹۲ تیل محلہ راول پنڈی ۲۵/۵/۶۵

گواہ شد:- نصیر احمد ناصر مربی اصلاح و ارشاد صدر انجمن احمدیہ پاکستان۔ ربوہ

مثل نمبر ۱۸۰۰۷:- میں قاضی نعیم الدین ولد قاضی شریف احمد قوم شیخ قانونگو پیشہ واقف زندگی عمر ۲۳ سال پیدائشی احمدی ساکن کسمول مشرقی افریقہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸ راگست ۱۹۶۳ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری اس وقت کوئی جائیداد نہیں مجھے ماہوار الاؤنس ۴۰۰ شلنگ ملتا ہے جس کے ۱/۳ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ کرتا ہوں۔ اور آئندہ بھی میری جو آمد یا جائیداد ہوگی اس کے ۱/۳ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ ہوگی۔ اگر میرے مرنے کے بعد میری کوئی جائیداد ثابت ہو۔ تو اس کے ۱/۳ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ ہوگی۔ العبد قاضی نعیم الدین۔

گواہ شد:- نور الحق انور امیر جماعت ہائے کینیا نیروبی۔

گواہ شد:- محمد اقبال شاہ پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ نیروبی۔

مثل نمبر ۱۸۰۰۸:- میں زینب بی بی زوجہ شیخ عبد الغنی صاحب قوم شیخ پیشہ خانہ داری عمر ۶۸ سال بیعت ۱۹۲۸ء ساکن جنجہ ڈاک خانہ جنجہ ضلع بوسوگا یوگنڈا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱ر جولائی ۱۹۶۵ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائیداد اس وقت حسب ذیل ہے جو میری ملکیت ہے اس کے علاوہ میری اور کوئی آمد نہیں۔

حق مہر دوسو روپیہ جو میں وصول کر چکی ہوں۔ ایک جوڑا کانٹے وزن ایک تولہ مالیتی ایک سو بیس شلنگ۔ چار عدد چوڑیاں طلائی وزن تین تولہ مالیتی سو نو سے شلنگ اس کے علاوہ مبلغ دو ہزار شلنگ نقد میرے پاس موجود ہیں۔ میں اپنی مذکورہ بالا جائیداد کے ۱/۳ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اور اس کے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں۔ یا آمد کا کوئی ذریعہ پیدا ہو جائے تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی نیز میری وفات پر جو ترکہ میرا ثابت ہو اس کے ۱/۳ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

الامۃ:- زینب بی بی۔

گواہ شد:- شیخ عبد الغنی پوسٹ بکس ۹۵ جنجہ یوگنڈا

گواہ شد:- عبد الکریم شرما امیر جماعت احمدیہ یوگنڈا پوسٹ بکس ۹۵ جنجہ یوگنڈا

پاکستان اور بھارت کے تنازعات اقوام متحدہ کے منشور کے مطابق طے کئے جائیں گے

سفارتی تعلقات کی بحالی کا اعلان۔ تاشقند کانفرنس کا مشترکہ اعلامیہ

تاشقند ۱۰ر جنوری۔ صدر ایوب اور وزیر اعظم شاستری نے اعلان کیا کہ پاکستان اور بھارت اپنے متنازعہ مسائل حل کرنے کے لئے طاقت کا استعمال نہیں کریں گے بلکہ وہ اقوام متحدہ کے منشور کے مطابق تمام مسائل پر امن بات چیت کے ذریعے طے کریں گے۔ یہ اعلان ایک مشترکہ بیان میں کیا گیا ہے جس پر تاشقند کانفرنس کے اختتام پر آج شام دستخط کئے گئے

مشترکہ اعلان میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ دونوں ملک ۲۵ر فروری تک اپنی اپنی فوجیں ۵ راگست ۱۹۶۵ء والی پوزیشن پر واپس بلا لیں گے دونوں ملکوں کے ہائی کمشنر جلد ہی اسلام آباد اور نئی دہلی پہنچ جائیں گے۔ تاکہ معمول کے مطابق سفارتی تعلقات بحال ہو سکیں۔ دونوں ملک جنگی قیدیوں کا تبادلہ کریں گے اور جنگ کے دوران ایک دوسرے کی جو جائیداد ضبط کی گئی تھی اسے واگذار کرنے پر بات چیت کی جائے گی۔

مشترکہ اعلان کے مطابق دونوں رہنما سمجھتے ہیں کہ پاکستان اور بھارت کے درمیان کشیدگی سے دنیا کے اس علاقے میں امن کو کوئی فائدہ نہیں پہنچ رہا۔ اسی کے علاوہ کشیدگی دونوں ملکوں کے عوام کے مفاد کے بھی سراسر منافی ہے اس پس منظر میں دونوں رہنماؤں نے کشمیر کے مسئلے پر طویل بات چیت کی۔ دونوں سربراہوں نے کشمیر کے بارے میں اپنا اپنا موقف پیش کیا۔

نو نکات پر مشتمل اس مشترکہ اعلامیہ میں مزید کہا گیا ہے کہ صدر ایوب خاں اور مسٹر شاستری دونوں ملکوں کے تجارتی ثقافتی اور عام تعلقات کو معمول پر لانے کے لئے مزید بات چیت کریں گے۔ دونوں ملک ایسی مشترکہ کمیٹیاں بھی قائم کریں گے جو باہمی تعلقات کو فروغ دینے کے لئے اقدامات تجویز کریں گی۔

نو نکات

مشترکہ اعلامیہ کے نو نکات مندرجہ ذیل ہیں

(۱) دونوں ملک آپس میں اچھے ہمسایوں جیسے تعلقات استوار کریں گے۔ طاقت کے استعمال سے گریز کریں گے اور اپنے تنازعات اقوام متحدہ کے منشور کے مطابق پر امن طور پر حل کریں گے۔ دونوں ملکوں کے رہنماؤں نے مسئلہ کشمیر پر بھی بات چیت کی۔ (۲) فوجوں کو ۲۵ر فروری تک اس جگہ پر واپس بلا لیا جائے گا جہاں وہ گزشتہ سال ۵ر اگست سے پہلے تھیں۔ دونوں ملک سختی سے فائر بندی کی پابندی کریں گے (۳) دونوں ملکوں کے تعلقات ایک دوسرے کے معاملات میں عدم مداخلت کے اصول کی بنیاد پر استوار ہوں گے۔

(۴) مخالفانہ پاپیگنڈہ کی جس سے دونوں ملکوں میں کشیدگی پیدا ہو۔ حوصلہ افزائی نہیں کی جائے گی اور دونوں ملکوں کے دوستانہ تعلقات کو مضبوط بنانے کے لئے تعمیری پاپیگنڈہ کی حوصلہ افزائی کی جائے گی۔ (۵) پاکستان میں بھارتی ہائی کمشنر اور بھارت میں پاکستانی ہائی کمشنر اپنے عہدوں پر واپس چلے جائیں گے اور دونوں ملکوں میں معمول کے مطابق سفارتی تعلقات بحال ہو جائیں گے۔

(۶) پاکستان اور بھارت کے سربراہ اقتصادی تجارتی اور ثقافتی تعلقات اور مواصلات کی بحالی پر غور کریں گے۔

(۷) دونوں ملکوں کے سربراہ متعلقہ حکام کو جنگی قیدیوں کے تبادلے کے بارے میں ہدایات جاری کریں گے۔

(۸) پاکستان اور بھارت مہاجرین، غیر قانونی نقل وطن اور ان املاک اور اثاثوں کی واپسی کے متعلق مسائل پر بات چیت جاری رکھیں گے جو حالیہ جنگ کے سلسلے میں ضبط کئے گئے ہیں۔

(۹) فریقین اعلیٰ ترین اور نچلی سطح پر آپس میں ملاقاتوں کا سلسلہ جاری رکھیں گے۔ اور دونوں نے ایسی مشترکہ کمیٹیوں کے قیام کی ضرورت کو محسوس کیا ہے جو دونوں ملکوں کے تعلقات کو بہتر بنانے کے لئے اقدامات تجویز کریں گی۔

مشترکہ اعلان کے پڑھے جانے کے بعد روسی وزیر اعظم مسٹر کوسیجن نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ یہ اعلان پاکستان اور بھارت کے درمیان پائیدار دوستی کا مظہر بن جائے گا۔ انہوں نے صدر ایوب اور مسٹر شاستری کا شکریہ ادا کیا انہوں نے کانفرنس کے دوسرے شرکاء کا بھی شکریہ ادا کیا جن کی فہم و فراست کے باعث کانفرنس کامیاب ہوئی انہوں نے کہا کہ مشترکہ اعلان سے مجھے بڑی خوشی حاصل ہوئی ہے۔

مسٹر کوسیجن نے کانفرنس کے موقع پر موجود اخبار نویسوں کو بھی خراج تحسین ادا کیا۔

(تقریر حضرت اقدس ۲۹ دسمبر ۱۹۶۵ء) کردیے جائیں گے۔ (مدیر)

روزہ ہر قسم کی بدیوں سے روکنے کے لئے رکھا گیا ہے

اس سے بدی کے تمام منبعوں کا سدّ باب ہو جاتا ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ روزہ کے فوائد بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں :۔

" حضرت خلیفہ اوّل رضؓ فرماتے تھے کہ جو انسان روزہ میں ایسی چیزیں خدا کے لئے چھوڑتا ہے جن کا استعمال کرنا اس کے لئے کوئی قانونی یا اخلاقی جرم نہیں تو اس سے اسے عادت ہوتی ہے کہ غیروں کی چیزوں کو ناجائز طریق سے استعمال نہ کرے اور ان کی طرف نہ دیکھے ۔ اور جب وہ خدا کے لئے جائز چیزوں کو چھوڑ رکھے تو اس کی نظر ناجائز چیزوں پر پڑ ہی نہیں سکتی ۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ حرام و حلال تو واضح ہیں مگر ان کے درمیان مشتبہات ہیں ۔ جو مشتبہات کو چھوڑتا ہے وہ حرام سے بچ جاتا ہے لیکن جو انہیں استعمال کرتا ہے وہ خطرہ میں ہوتا ہے کیونکہ شاہی رکھ کے قریب جانوروں کو اگر کوئی چرائے گا تو ممکن ہے جانور رکھ کے اندر بھی چلے جائیں ۔

جس قدر بدیاں پیدا ہوتی ہیں ان کا منبع چار چیزیں ہیں ۔ باقی آگے متفرع ہے ۔ وہ چار منبع یہ ہیں ۔ اوّل کھانا ۔ دوم پینا ۔ سوم شہوت ۔ چوتھے حرکت سے بچنے کی خواہش ۔ سب عیوب ان چاروں باتوں سے تعلق رکھتے ہیں ۔ ان چاروں منبعوں کو بدی سے روکنے کے لئے روزہ رکھا گیا ہے ۔ مثلاً ایک شخص خیانت اس لئے کرتا ہے کہ محنت سے بچنا چاہتا ہے ۔ یعنی محنت کرکے کھانا نہیں چاہتا اور دوسرے کا مال کھاتا ہے ۔ لیکن روزہ دار کو رات کے زیادہ حصہ میں اٹھ کر عبادت کرنی پڑتی ہے سحری کے لئے اٹھتا ہے سارا دن جو نہ بند رکھتا ہے ۔ سوتا کم ہے ۔ ایک ماہ تک روزے دار کو یہ تکلیف اٹھانا پڑتی ہے جس سے اس کا جسم عادی ہو جاتا ہے اور اس سے غفلت کی عادت کو دھکا لگتا ہے ۔ پھر کھانے پینے سے اور شہوات سے بدیاں پیدا ہوتی ہیں ۔ ان کے لئے بھی روزہ رکھا گیا ہے ۔ انسان کھانا پینا ترک کرتا ہے ۔ ضروریات زندگی اور تعیش کی زندگی کو چھوڑتا ہے ۔ پس جن ضرورتوں کے باعث انسان گناہ میں پڑتا ہے انہیں عارضی طور پر روک دیا جاتا ہے اسی طرح کھانے کی وجہ سے لوگ گناہ میں مبتلا ہوتے ہیں ۔ اچھے کھانے پینے کے لئے اور زیادہ کھانے کے لئے روپیہ نہیں ہوتا ۔ اس لئے ناجائز مال پر قبضہ جماتے ہیں ۔ کئی لوگ ہر وقت کھاتے رہتے ہیں ۔ یا انگریزوں کا ملک سرد ہے اور وہ لوگ کام کرتے ہیں اس لئے پانچ پانچ دفعہ کھاتے ہیں ۔ بعض لوگ کھانے کے یہاں تک عادی ہوتے ہیں کہ کھانے کی چیزیں ان کے ڈیسک پر پڑی رہتی ہیں ۔ کام کرتے جاتے ہیں اور کھاتے جاتے ہیں ۔ شہروں کے لوگ زیادہ کھانے کے عادی ہوتے ہیں ۔ پھیری والے پھرتے رہتے ہیں کوئی مٹھائی بیچتا ہے ۔ کوئی ریوڑی ۔ کوئی مونگ پھلی وغیرہ ۔ جب کوئی پھیری والا آتا ہے فوراً بچوں کے بہانہ سے کچھ خرید لیتے ہیں خود بھی کھاتے ہیں ان کو بھی کھلاتے ہیں ۔ اس طرح ان کو کھانے کی عادت پڑتی ہے جس کے لئے روپیہ کی ضرورت ہوتی ہے اور وہ ناجائز طریق سے حاصل کرنے میں دریغ نہیں کرتے لیکن روزے میں کھانے پینے کی عادت چھوڑنی پڑتی ہے اور جب جائز خواہش کو دباتے ہیں تو غیر طبعی اور ناجائز خواہشیں مٹ جاتی ہیں ۔

(الفضل ۱۲ جنوری ۱۹۶۵ء)

تاشقند میں خواجہ شہاب الدین کی علالت

راولپنڈی ۱۲ جنوری ۔ مرکز کا وزیر اطلاعات خواجہ شہاب الدین جو صدر ایوب کے ہمراہ تاشقند گئے تھے وہاں بیماری کی وجہ سے ٹھہر گئے ہیں وہ کل صدر ایوب کے ہمراہ راولپنڈی واپس نہیں آئے وہ دو تین روز بعد واپس آئیں گے ۔

آج صبح راولپنڈی میں مرکزی کابینہ کا اجلاس ہو رہا ہے

صدر ایوب تاشقند کانفرنس کی بات چیت کا خلاصہ پیش کریں گے ،

راولپنڈی ۱۲ جنوری ۔ آج صبح یہاں صدر مملکت فیلڈ مارشل محمد ایوب خان کی صدارت میں مرکزی کابینہ کا اجلاس ہو رہا ہے جس میں گورنر مغربی پاکستان جناب ملک امیر محمد خان بھی شرکت کریں گے ۔ وہ ان دنوں راولپنڈی میں ہی ہیں ۔ خیال ہے کابینہ کے اجلاس میں صدر ایوب تاشقند کانفرنس کی بات چیت کا خلاصہ پیش کریں گے ۔

گزشتہ رات صدر ایوب نے ایوان صدر کی ایک استقبالیہ تقریب میں ان مرکزی وزراء سے ملاقات کی جو تاشقند کانفرنس میں شرکت کے لئے آپ کے ہمراہ وہاں گئے تھے ۔ اس استقبالیہ تقریب میں گورنر مغربی پاکستان جناب ملک امیر محمد خان مرکزی وزراء اور مرکزی وزارتوں کے سیکرٹریوں نے بھی شرکت کی ۔ اس موقعہ پر صدر نے ان اخبار نویسوں سے بھی بات چیت کی جو آپ کے ہمراہ تاشقند گئے تھے ۔

آج دہلی میں مسٹر شاستری کی آخری رسوم ادا کی جا رہی ہیں

نئی دہلی ۱۲ جنوری ۔ آج یہاں بھارت کے آنجہانی وزیر اعظم لال بہادر شاستری کی آخری رسوم ادا کی جا رہی ہیں ۔ ان کی میت کل تاشقند سے نئی دہلی پہنچ گئی تھی ۔ دریائے جمنا کے کنارے اس جگہ کے قریب ہی ان کی چتا کو آگ دکھائی جائے گی ۔ جہاں گاندھی جی اور پنڈت جواہر لعل نہرو کی چتائیں جلائی گئی تھیں ۔

آخری رسوم میں شرکت کے لئے دوسری حکومتوں کے نمائندے برابر نئی دہلی پہنچ رہے ہیں پاکستان کے وزیر تجارت جناب غلام فاروق اور بھارت میں پاکستان کے ہائی کمشنر جناب ارشد حسین پہلے ہی نئی دہلی پہنچ چکے ہیں ۔ ان کے علاوہ اب تک بیرونی ملکوں کے جو نمائندے پہنچ چکے ہیں ان میں ملکہ انگلستان کے نمائندے لارڈ مونٹ بیٹن ، افغانستان کے وزیر اعظم جناب ہاشم میوندوال ، نیپال کے وزراء کی کونسل کے چیئرمین مسٹر تھاپا شامل ہیں ۔ امریکہ کے نائب صدر مسٹر ہمفری امریکہ سے روانہ ہو چکے ⁂

⁂ بقیہ: ہیں اور آج کسی وقت پہنچنے والے ہیں ۔ متحدہ عرب جمہوریہ کے صدر مسٹر جمال عبدالناصر بھی اپنا ذاتی ایلچی بھیج رہے ہیں ۔ بھارتی صدر کے نام دنیا بھر کے ملکوں کی طرف سے تعزیتی پیغام موصول ہو رہے ہیں ۔

عاجزانہ درخواستِ دُعا

(محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب)

دوستوں کو علم ہے کہ خاکسار کی اہلیہ محمودہ بیگم کافی عرصہ سے بیمار ہیں ۔ اور ان کو پتہ اور جگر میں سوزش کی تکلیف ہے گزشتہ دس دن سے اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان کی طبیعت کچھ قدرے سنبھلی ہے اور یہ احساس ہوا ہے کہ طبیعت جو روز بروز نیچے ہی نیچے جا رہی تھی اور وزن ڈھائی سٹون کے قریب کم ہو گیا تھا غالباً احباب جماعت کی دعاؤں اور محض میرے رب کے فضل سے سنبھل گئی ہے ۔ محمودہ بیگم کی شفایابی کے لئے احباب جماعت نے جس اخلاص اور محبت سے بے تابانہ دعائیں کی ہیں خاکسار ان کا بدلہ نہیں ادا کر سکتا ۔ البتہ خاکسار ایسے تمام بہن اور بھائیوں کے لئے اپنے رب کے حضور عاجزانہ دعا کرتا ہے کہ وہ ان سب کو بہت زیادہ اجر عطا فرمائے ۔ آمین اللّٰھم آمین ۔

خاکسار کے نزدیک محمودہ بیگم کی طبیعت نے جواب کچھ پلٹا کھایا ہے تو یہی وقت بہت زیادہ دعا کا ہے تا اللہ تعالیٰ کا فضل اور اس کی رحمت جس میں حرکت کے آثار پیدا ہوئے ہیں وہ پوری طرح بارش کی طرح نازل ہو اور محمودہ بیگم کو میرا شافی و کافی خدا کامل شفا عطا فرمائے اور بہت اچھی صحت والی لمبی زندگی عطا فرمائے ۔ آمین ثم آمین ۔

میں عاجز اور کمزور انسان ہوں لہٰذا خود اس زور اور زیادتی کے ساتھ دعائیں نہیں کر سکتا جس کی کہ ضرورت ہے پس میں اپنے تمام مخلص اور محبت کرنے والے بہن بھائیوں کی خدمت میں درخواست کرتا ہوں کہ وہ اس مبارک مہینہ کے ان آخری عشرہ کے مبارک ایام میں خاص طور پر محمودہ بیگم کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے دعائیں فرمائیں نیز خاکسار اور خاکسار کے بچوں کو بھی اپنی خاص دعاؤں میں یاد رکھیں ۔ جزاھم اللہ فی الدارین خیرا ۔

والسلام آپ کی دعاؤں کا محتاج

مرزا منور احمد